

آیت ۱: مگر قرآن کی قسم کھا کر آیت کا آغاز ہوا اور قرآن کو کیا کہا جا رہا ہے؟
ذی الذکر یعنی کیا ہے؟ نصیحت۔ صبر خواہی/ یاد دہانی۔

حال: اور اس نصیحت سے بھری کیا ملے گا؟

جواب: بات یہ سمجھائی گئی ہے کہ جو قرآن کی نصیحت پہ غور و فکر کرے محل کر لیا تو دنیا ہی بن جائے گی اور آفرت بھی۔ یہ کتاب ہمارے لئے نصیحت کا راستہ آسان بناتی ہے لیکن کچھ لوگ کیوں مخالفت کرتے ہیں؟
صفت دھرمی اور ہنر کی وجہ سے۔ خود کو بڑا جانتے ہیں اپنے ذات سے باہر نہیں نکلتا چاہتے مخالفت میں بڑے باپ دادا کے طریقوں سے بات فرقی لگنی تو نہیں مانتے۔

آئے آیت ۳ میں کیا فرمایا کہ شقاق / مخالفت میں جب بڑے کو منہ ہی کھائی کیا ہوا اگلے ساتھ؟ اللہ کے عذاب سے نہ بچے کھلے۔ اسی صفت کی فریاد کام نہ آئی۔

آیت 4: بنی کی تعلیمات پہ تعجب کا انداز اپناتے اور آپ کو لیا کیسے؟
ساہرا اور کذاب: کیوں؟

جواب: جادوگر کا لفظ اس کے بولنے کے رسول کے کلام میں جو شریف ہوتی ہوتی ہوتا آیت کا گرویدہ ہوئے لگتا۔ وہ اثر لے بغیر نہ رہتا۔ لگتا آپ کی طرف مائل ہونے لگتے۔ اور وہ پر قربانی دینے کیلئے تیار ہو جاتا۔
اور چھوٹا اس کے صحیح کیونکہ آپ کی تعلیمات اگلے باطل عقیدوں سے ٹکرائی تھی۔ اگلے اور اگلے باپ دادا کے اعتقاد کے خلاف لگتے کہ اتنے سارے معبودوں کو چھوڑ کر بس ایک ہی مانو۔ انکو یہ بناتی ہوئی باتیں لگتی۔

آیت 8-10: مکہ والوں کے اس اعتراض کی طرف اشارہ ہے جو انکو بنی کے اس بارے میں تھا کہ کوئی ام بڑا سردار بنی کیوں نہ بنا۔ جیسے ابوبہب یا ابو جہل لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ یہ رسول کو بنی جھٹلا رہے تھے؟
جواب: اللہ کے بارے میں شک میں پڑے ہیں۔ اللہ کی پیدائی کتاب ایسی نصیحت انکو قبول اپنی ہے۔ اور یہ ایسا اس لئے کر رہے ہیں کہ انہوں نے ابھی اللہ کے عذاب کا مزہ اپنی جگھا ہے۔ ورنہ کبھی ایسا نہ بولتے۔
آگے اللہ تعالیٰ کئی بات کا مہم سلاحت دے رہے ہیں؟

اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی رحمت کے قزاق اگلے پاس ہیں تو پھر اپنی مرضی سے لبکو چاہیے مہم سلاحت کر لیں اور اگر وہی کار خیز موزہ نکلتے ہیں تو کر لیں۔

اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ اتنا قرآن پڑھنے کے بعد وہ رہیں پر شک سے پاک رکھے اور ہمارے دل ہمیشہ اس کلام سے بھرے رہیں۔ (ایسے) کیونکہ شک ایمان کو ختم کر دیتا ہے۔ اب آئے آیت 17 کو دیکھتے ہیں